سوال

(27)جنازے کو قبرستان لے جاتے وقت بآوازِبلند کلمۂ شہادت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مردے کو لے جاتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنا کیسا ہے؟ (ابو عبداللہ نذیر احمد جونیجو، سندھ) (۷ مئی ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کو قبرستان لے جاتے وقت کلمۂ شہادت کا وِرد کرنا احادیث سے ثابت نہیں۔ دین میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا درست نہیں۔ کما تقدم۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'اِتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِيتُمْ.'

''پیروی کرو بدعت مت نکالو۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے۔''

اور امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'فَمَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ دِينًا لَا يَكُونُ الْيَوْمَ دِينًا.'

''یعنی جو شئے عہدِ رسالت میں دین نہیں تھی۔ وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی۔''

اس لیے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ... (المائدة:۳) جو شخص اسلام میں بدعت ایجاد کرکے اسے مستحسن خیال کرتا ہے، وہ گویا یہ سمجھتا ہے کہ محمد ﷺ نے پیغام رسانی میں (نعوذ باللہ من ذلک) خیانت کی ہے۔

اصل یہ ہے کہ ایسے موقع پر انسان خود اپنی موت بھی یاد کرکے اپنے لیے زادِ راہ بنائے۔ شریعت میں زیارتِ قبور کا یہی فلسفہ بیان ہوا ہے کہ 'فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ'

واضح ہو کہ بدعت کا یہ خاصہ ہے کہ ہمیشہ استحسانی صورت میں سامنے آتی ہے جب کہ فی الواقع ایک مسلم کا مطمع نظر ہر حالت میں ہمیشہ کتاب و سنت کی پیروی ہونا چاہیے۔ خواہ وہ عمل بظاہر کتنا ہی کم نظر آئے۔ کیونکہ اصل قدر و قیمت تعلق بالشریعت کی ہے۔ ’اَلْخَیرُ فِی الاِتبَاعِ وَالشَّرُّ کُلَّ الشَّرِ فِی الاِبتِدَاعِ‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:92

محدث فتویٰ